دارُ الإفتاء

گٹر کے فلٹر شدہ (صاف کئے گئے) پانی کا حکم !

مولوی محمد اسحاق قریشی

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ا:...... گندے گٹر کا پانی فلٹر اور مشینوں سے صاف کر کے جو قابل استعمال بنایا جاتا ہے اور لوگ اس کو طہارت کے لئے استعمال کرتے ہیں تو آیا اس طرح نجس گٹر وغیرہ کا پانی مشینوں کے ذریعے سے صاف کرنے سے پاک ہوجاتا ہے؟ آیا صاف کرنے سے نجس کی حقیقت و ماہیت بدل جاتی ہے؟ یہ پانی طہارت کے قابل ہے یا نہیں؟ اس طرح کا پانی شرعاً پینا جائز ہے یا نہیں؟۔

۲:...... وہ ممالک جہاں پر زمین سے پانی نکالنے پر پابندی ہے اور دوسرا کوئی ذریعہ بھی نہیں تو کیا وہاں کے مسلمانوں کے لئے گٹر کا فلٹر شدہ پانی استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

وضاحت: یاد رہے اس میں گٹر کا بول وبراز شامل ہوتا ہے، شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عبد المجید، امام جامع مسجد ''اکابرین اسلام''

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

ا:...... گٹر کے ناپاک پانی کو مشینوں کے ذریعہ صاف کر کے نجس پانی کی حقیقت و ماہیت میں شرعاً ایسی قابل اعتبار تبدیلی پیدا نہیں ہوتی، جس کی بنیاد پر گٹر کے فلٹر شدہ پانی کو پاک کہا جاسکے اور اسے طہارت کی غرض سے یا کھانے پینے کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ اس لئے کہ فلٹر شدہ پانی کی حقیقت صرف اتنی ہوتی ہے کہ فلٹر مشین کے ذریعہ ناپاک پانی کے بعض اجزاء الگ کر لئے جاتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہے جیسا پھلوں یا پھولوں سے ان کا عرق الگ کر لینا اور اسے مطلوبہ مقاصد کے لئے

استعمال کرنا۔ چنانچہ ''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''ثم اعلم أن العلة عند محمدؒ هی التغیر وانقلاب الحقیقة...... إن الدبس لیس فیه انقلاب حقیقة، لأنه عصیر جمد بالطبخ، وکذا السمسم إذا درس واختلط دهنه بأجزائه ففیه تغیر وصف فقط، کلبن صار جبنا وبر صار طحینا وطحین صار خبزاً''۔ (فتاویٰ شامی،۱/۳۱۶،ط:سعید)

''شرح مختصر الطحاوی'' میں ہے:

''والدلیل علی تحریم استعمال الماء الذی فیه جزء من النجاسة وإن لم یتغیر طعمه أو لونه أو رائحته، قول اللّٰه تعالیٰ ''وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبَائِثَ'' والنجاسات من الخبائث لأنها محرمة''۔ (شرح مختصر الطحاوی،۱/۱۷۱،ط:رحمانیہ)

''مراقی الفلاح'' میں ہے:

''المستقطر من النجاسة نجس''۔ (مراقی الفلاح،ص:۸۹)

''البحر الرائق'' میں ہے:

''وذکر أبو الحسن الکرخیؒ أن کل من خالطه النجس لایجوز الوضوء به ولوکان جاریا، هو الصحیح''۔ (البحر الرائق،۱/۸۳،ط:سعید)

''نظام الفتاویٰ'' میں ہے:

''پیشاب فلٹر کرنے سے پاک نہیں ہوسکتا۔کشید کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ پیشاب کے اندر سے اس کے متعفن اور مضرت رساں اجزاء کو نکال دیا گیا اور باقی جو اجزاء بچے، وہ اسی پیشاب کے اجزاء ہیں اور پیشاب بجمیع اجزاء نجس العین اور نجاست بنجاست غلیظہ ہے،اس لئے یہ باقی ماندہ اجزاء بھی نجس بنجاست غلیظہ ہی رہیں گے،اس میں تقلیب ماہیت کی کوئی صورت نہیں پائی گئی یہ تجزیہ وتخرجہ ہوا،نہ کہ قلب ماہیت''۔

(نظام الفتاویٰ،۱/۱۶،ماخوذاز''احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت کے اثرات''ص:۴۱۳،ط:ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ)

''آپ کے مسائل اوران کا حل'' میں ہے:

''سوال: آج کل سائنس دانوں نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ گندی نالیوں کے پانی کو صاف شفاف بنا دیتے ہیں، اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔اب کیا یہ پانی پلید ہوگا یانہیں؟

جواب: صاف ہوجائے گا، پاک نہیں ہوگا۔ صاف اور پاک میں بڑا فرق ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل، ۳/۱۰۰، ط: مکتبہ لدھیانوی)''

الغرض گٹر کے فلٹر شدہ پانی کو طہارت کے حصول اور خورد ونوش کے طور پر استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ پانی صاف ضرور ہوا ہے، پاک نہیں ہوا۔

۲:...... غیرمسلم ممالک میں جہاں زمین سے پانی نکالنے پر پابندی ہے اور وہاں گٹر اور گندے نالوں کے پانی کو فلٹر کرکے قابل استعمال بنایا جاتا ہے، وہاں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی گٹر سے فلٹر شدہ پانی پینا اور طہارت کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

''اَلْفِقْهُ الْإِسْلَامِيُّ وَأَدِلَّتُهٗ'' میں ہے:

"والمتنجس عند أكثر الفقهاء لاينتفع به ولايستعمل فى طهارة ولا فى غيرها إلا فى نحو سقى بهيمة أو زرع أو فى حالة الضرورة كعطش".

(کتاب الطہارۃ، ۱/۲۷۹، ط: رشیدیۃ)

''فتاویٰ تاتارخانیہ'' میں ہے:

"يجوز للمسافر التيمم إذا لم يم يكن معه ماء وكذلك إذا كان معه وهو يخالف العطش على نفسه أو دابته لأنه عاجز عن استعمال الماء حكماً لكونه مستحقا لحاجته الأصلية وفى الكافى وكذلك الماء نجساً". (کتاب الطہارۃ، التیمم، ۱/۲۴۲، ط: ادارۃ القرآن)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد عبدالقادر	محمد اسحاق قریشی
		متخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی